REGD NO L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
چندہ سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲ ½ ”
فی پرچہ ۱ ر

۱۷ ر جمادی الاوّل ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸/۴ | ۷ ر امان ۱۳۲۹ ش | ۷ ر مارچ ۱۹۵۰ء | نمبر ۵۴

”یہ ٹریکٹ جعلی ہے“

باوجود ہماری بار بار توجہ دلانے کے لاہور کے بعض اخبارات اب بھی یہ غلط فہمی پھیلا رہے ہیں کہ ”اکھنڈ ہندوستان“ کے نام سے جو ٹریکٹ ملتان ۔ لائل پور اور گوجرانوالہ سے ”ناظر دعوت و تبلیغ خدام احمد“ کے نام سے شائع کیا گیا ہے ۔ وہ احمدیوں نے شائع کیا ہے ۔

یاد رہے کہ ایسا کوئی ٹریکٹ احمدیوں نے شائع نہیں کیا یہ ٹریکٹ جعلی ہے ۔ اور جو اخبارات اس کے حوالے سے احمدیوں کے خلاف لکھتے ہیں وہ محض پبلک کو دھوکا دینے کے لئے ایسا کر رہے ہیں ۔

امام جماعت احمدیہ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ

”جماعت احمدیہ کا یہ الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے“

یہ سراسر جعلی ٹریکٹ شائع کرنے والوں کی افترا پردازی ہے ۔ ”ادارہ“

روحانی اور تمدنی بنیادوں پر اسلامی دولت مشترکہ قائم کرنے کی تجویز

لاہور ۶ ر مارچ : پاکستان کے نائب وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے آج آل پاکستان پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ اسلامی ملکوں کی ایک ایسی دولت مشترکہ قائم کرنی چاہیئے جس کی بنیاد مختلف اسلامی ممالک کے درمیان روحانی اور تمدنی تعلقات پر ہو ۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ اسلام نے ہمیں روحانی اخوت کے رشتہ میں ان بھائیوں کے ساتھ منسلک کر دیا ہے ۔ جو ایک طرف مشرق بعید میں ملایا اور انڈونیشیا وغیرہ کے دور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ اور دوسری طرف مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے بڑے بڑے علاقوں میں آباد ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ اسلامی اخوت کا یہ بین الاقوامی رشتہ عالم اسلام کے درمیان ایک وسیع وفاق کے قیام کے سلسلے میں سنگ بنیاد کا کام دے سکتا ہے ۔

※ آج صبح کے اجلاس میں پاکستان پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن کے حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔ صدر آنریبل مولوی تمیز الدین خان ۔ نائب صدور ڈاکٹر عمر حیات ملک (۲) خواجہ سرور حسن ۔ سیکرٹری ڈاکٹر محمد عزیز احمد نائب سیکرٹریان (۱) حبیب الرحمٰن (۲) رضا احمد خان ۔

نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۶ ر مارچ : نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے ۔ دن اچھا گزر جاتا ہے ۔ لیکن چار بجے سہ پہر سے پسینے بکثرت آنے شروع ہو جاتے ہیں آج طبیعت زیادہ خراب ہے ۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

تکمیل کار کا ہفتہ

لاہور ۶ ر مارچ معلوم ہوا ہے کہ ۲۷ ر فروری سے ۴ ر مارچ تک ڈائرکٹر محکمہ زراعت پنجاب کے صدر دفتر میں دفتری کام ختم کرنے کے لئے بقایا فائیلوں پر کارروائی کرنے کے سلسلہ میں تکمیل کار کا ایک ہفتہ منایا گیا ۔ ڈائرکٹر زراعت ڈاکٹر خان عبد الرحمٰن نے اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں نمایاں محنت صرف کرنے والے ملازمین میں تین انعامات تقسیم کرنے کا وعدہ کیا تھا سینکڑوں ایسی فائیلیں جن میں اکثر کافی مدت سے اور بعض دو سال سے زائد عرصہ کے لئے زیر غور پڑی ہوئی تھیں ۔ ان پر اس ہفتہ کے دوران میں جب کہ مذکورہ دفتر کی مختلف برانچوں میں تکمیل کار کی ایک باقاعدہ دوڑ جاری ہو چکی تھی کارروائی کی جا چکی ہے ۔ انعامات کے لئے ڈائرکٹر صاحب مختلف امیدواروں کے مطالبات پر غور کر رہے ہیں ۔

عوام سے نظم و ضبط برقرار رکھنے کی اپیل

لاہور ۶ ر مارچ : ہز امپیریل مجسٹی شاہ ایران کی آمد کے سلسلہ میں عوام کو جن تقریبات میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے ۔ ان کے ذمہ دار حکام کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں عوام پر یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ وہ ان تقریبات میں انتہائی نظم و ضبط کا ثبوت بہم پہنچائیں اور بالخصوص شاہی جلوس کے مختلف راستوں پر ٹریفک میں رکاوٹ اور بھیڑ بھاڑ سے اجتناب کریں ۔ پریس نوٹ میں عوام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ شاہی سواری اور قومی پریڈ کے سلسلے میں اعلان کردہ اوقات سے بہت پہلے ہی مناسب مقامات پر پہنچ کر بیٹھنے کی جگہ سنبھال لیں تا وہ کمال درجہ نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں ۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ناصر آباد پہنچ گئے

کنری ۶ ر مارچ : مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت ام آج بخیر و عافیت ناصر آباد پہنچ گئے ۔ حضور کی طبیعت گلے میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

ہمارے شاہی مہمان

لاہور کے عوام ہز امپیریل مجسٹی شاہ ایران کی زیارت کرنے اور شاہی مہمان کا دلی خیر مقدم کرنے کا پورا پورا موقع اس طرح پائیں گے ۔

(۱) رائل پاکستان ایرفورس کے ہوائی اڈے کے گیٹ سے لیکر مال روڈ اور ڈیوس روڈ کے چوک تک شاہی جلوس کے چار میل لمبے رستے پر دو رویہ کھڑے ہو کر ۸ ر مارچ کو قریباً ۴ بجے بعد دوپہر ۔

(۲) کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی میں افواج کی متحدہ عظیم الشان پریڈ پر پہنچکر ۹ ر مارچ کو ۸ بجے صبح ۔ یہاں اعلیٰ حضرت سلامی لیں گے ۔

اور

(۳) لاہور میں شاہی سواری کے رستے کو سجا کر اور اپنے گھروں اور دکانوں پر پاکستانی اور ایرانی جھنڈے لہرا کر ۔

ہز امپیریل مجسٹی شہنشاہ ایران کا ڈھاکہ میں پُر خلوص خیر مقدم !

ڈھاکہ ۶ ر مارچ ۔ اسٹار کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ ہز امپیریل مجسٹی محمد رضا شاہ پہلوی کے کل سہ پہر یہاں پہنچنے سے ڈھاکہ کو یہ خصوصی اعزاز حاصل ہوا کہ وہ پاکستان کا پہلا صوبائی مرکز ہے جس نے کسی ملک کے حکمران کا خیر مقدم کیا ۔ شاہی مہمان اور پاکستان کے گورنر جنرل کے ذاتی جھنڈے لہراتا ہوا گورنر جنرل کا طیارہ جس میں دو دوستانہ ہمسایہ مسلم ممالک کے سربراہوں کے علاوہ ایرانی کابینہ کے وزیر علی اصغر حکمت اور شاہی پارٹی کے بعض ارکان موجود تھے ۔ ڈھائی بجے دن کے کچھ ہی دیر بعد تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر اترا ۔

شہنشاہ جیسے ہی طیارہ سے نیچے تشریف لائے ۔ ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی ۔ پھر گورنر جنرل ہز ایکسیلنسی خواجہ ناظم الدین نے مشرقی بنگال کے گورنر مسٹر فریڈرک بورن اور صوبائی وزیر اعظم مسٹر نور الامین کا ہز امپیریل مجسٹی سے تعارف کرایا ۔ تعارف کے بعد ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل شہنشاہ کو سلامی کے چبوترہ تک لے گئے اور مشرقی کمان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل محمد یوسف کو پیش کیا ۔

شاہی مہمان جب سلامی کے چبوترے پر تشریف لائے تو مشرقی پاکستان کی پہلی رجمنٹ کے ایک دستے نے شاہی سلامی دی ۔ اور بینڈ سلامی کا ترانہ بجاتا رہا ۔ اس کے بعد ہز امپیریل مجسٹی نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا ۔

راشن شدہ اشیاء کی فروخت !

لاہور ۶ ر مارچ ۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ راشن شدہ رقبہ جات میں متعلقہ راشننگ کنٹرولر صاحب کے جاری کردہ اجازت نامہ کے بغیر راشن شدہ اشیاء کی فروخت قانوناً جرم ہے ۔

صوبہ پنجاب میں ایسی اشیاء کا ناجائز کاروبار کرنے والوں کو باز رہنا چاہیئے ورنہ راشننگ کنٹرولر صاحبان خطا کاروں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے ۔ عوام کو بھی مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ گیہوں ۔ گیہوں کا آٹا اور چاول کسی ایسے شخص سے نہ خریدیں ۔ جسے راشننگ کنٹرولر صاحب نے ڈیلر ہولڈر مقرر نہ کیا ہو ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر دفتر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں مجاہدین احمدیت کے ذریعہ تبلیغ اسلام

تین اور سعید فطرتیں اسلام کی آغوش میں کتاب سیرالنبیؐ شائع کرنیکا اہتمام - ملاقاتیں اور تربیتی اجلاس

رپورٹ ماہ جنوری ۱۹۵۰ء ہالینڈ مشن

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ ہالینڈ)

سال نو

سالِ نو کی آمد پر [illegible] مستشرقین کی طرف سے جو پیغام تہنیت اطراف ملک میں پھیلایا گیا تھا۔ اس کے خوشکن نتائج اس ماہ کے ابتداء میں ظاہر ہوئے۔ پیغام بہت سے مستشرقین اور سوسائیٹیوں سے تعلقات پیدا کرنے کا موجب ہوا۔ اور ان کی طرف سے ہمدردانہ اور مخلصانہ جذبات کا اظہار ہوا۔ خدا کرے۔ یہ ابتدا آئندہ گہرے تعلقات کا پیش خیمہ ہو۔

مولوی غلام احمد صاحب بشیر کی واپسی

احباب جماعت کو اس امر سے بخوبی آگاہی ہے۔ کہ برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر عرصہ دو سال سے ہالینڈ مشن میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ کو پاکستان سے رخصت ہوئے چار سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ جس میں سے ایک سال آپ نے انگلستان میں اور ایک سال پھر سوئٹزرلینڈ میں گزارا۔

ہالینڈ میں آپ کا قیام مختلف رنگوں میں مشن کی مضبوطی کا باعث تھا۔ آپ اس عرصہ میں ہمہ تن تبلیغی امور میں مصروف رہے۔ اور ہر ممکن طریق سے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا۔ اب آپ اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت پاکستان کو روانہ ہو رہے ہیں۔

آپ کی روانگی یہاں سے مورخہ ۱۱ر جنوری کو ہوئی۔ چنانچہ مورخہ ۱۰ر جنوری شام کو کراؤن ہوٹل میں آپ کو جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جو خاکسار نے پڑھا۔ نیز اس کے علاوہ ہماری بہن ناصرہ زیرمان۔ رشیدہ سیلیشر اور ہمارے بھائی انور خاں ویکسن نے اپنے جذبات محبت کا اظہار کیا۔ حاضری ۴۰ کے قریب تھی۔ جن کی چائے سے تواضع کی گئی۔

دوسرے دن صبح سٹیشن پر آپ کو الوداع کہنے کے لئے بہت سے احباب موجود تھے آپ پیرس کے راستہ انگلستان روانہ ہوئے۔ انگلستان میں آپ نے کوئی ۱۸ روز قیام کیا۔ آخر آپ کے سفر کی صورت بلجیم کے ایک جہاز کے ذریعہ ہوئی۔ چنانچہ مورخہ ۳۱ر جنوری کو بلجیم جاتے ہوئے آپ کا گزر ایک دفعہ پھر یہاں سے ہوا۔ اور دوبارہ ملاقات ہوگئی۔ آپ کے ہمراہ برادرم چوہدری محمد اسحاق [illegible] کا باعث ہوئی۔ خدا تعالے آپ کا سفر اور آپ کا قیام اور آپ کی اس ملک میں دوبارہ واپسی برکات کا موجب بنائے۔ آمین۔

برادرم موصوف نے اپنے عرصۂ قیام میں تبلیغی فرائض کے ساتھ ساتھ انگریزی۔ جرمن اور ڈچ زبانیں سیکھنے کے علاوہ اسپرانٹو زبان میں بھی کافی کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ اسی ماہ جنوری کی ۱۹ تاریخ کو آپ نے پاکستان کے موضوع پر روٹرڈم میں اسپرانٹو لیگ کے سامنے تقریر کی جو بہت مقبول ہوئی۔

ملاقاتیں اور تربیتی اجلاس

ملاقاتوں کا سلسلہ حسب معمول اس ماہ بھی جاری رہا۔ ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر یہاں کی ایک انشورنس کمپنی کے ڈائرکٹر سے ملاقات ہے۔ جو خود ملنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ سے دیر تک نہایت عمدہ پیرایہ میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اسی طرح ایک اور دوست ایمسٹرڈم سے تشریف لائے۔ آپ عرصہ تک کیلئے فورنیا میں رہ چکے ہیں۔ آپ اسلام کی طرف مائل ہیں۔ آپ سے احمدیت کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور آپ اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اللہ تعالے آپ کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرماوے۔

ہفتہ وار تربیتی اجلاسوں کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری رہا۔ اور بہت مفید ثابت ہوا۔ یہ اجلاس جماعت کی اجتماعی زندگی کو مضبوط کرنے میں بفضلہ تعالے کامیاب ثابت ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے نیک اثرات سے ہمیں متمتع فرماتا رہے۔

دیگر مجالس میں شرکت

اس ماہ خاکسار کو دو اہم اجتماعات میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ جہاں ملک کے چیدہ اصحاب سے گفتگو کے مواقع میسر آئے۔ ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر انڈین ایمبیسڈر۔ ٹرکش اور یوگوسلاوین منسٹرز اور ان کے سیکرٹریز۔ ڈچ براڈکاسٹنگ کے عربی اور اردو سیکشن کے انچارجز اور ڈچ فارن آفس کے بعض اصحاب سے ملاقات ہوئی۔

اس ماہ لائیڈن میں ۳ مختلف مواقع پر خاکسار کو بعض مستشرقین سے تفصیلی تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ نیز اس کے علاوہ ایک دفعہ ایمسٹرڈم جانا پڑا۔ [illegible] بار کالج پرتگیز اعلیٰ افسران سے بات چیت کی۔

سیرت النبیؐ

اس ماہ سیرت النبیؐ کتاب کی تیاری پر خاکسار کا بہت سا وقت صرف ہوا۔ عرصۂ دراز سے خاکسار کی خواہش تھی۔ کہ ان مغربی ممالک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی۔ آپ کی مصروفیات اور آپ کے پاکیزہ خیالات کو صحیح رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا موقع ملے۔ طلبا کو سکولوں میں اسلام اور اس کے بانی کی جو تصویر ذہن نشین کرائی جاتی ہے۔ وہ اس قدر تعصب آلود اور نقصان رساں ہے۔ کہ وہ پھر عمر بھر اسلام کے نام کو سننا تک بھی گوارا نہیں کرتے۔ بچپن کی حالت میں پیدا شدہ گہرے نقوش کو مٹانا کوئی آسان کام نہیں۔ مگر تاہم جو چیز ساری حاصل نہیں کی جا سکتی۔ تو تمام کی تمام کو چھوڑ دینا اور اس سے مایوس ہو کر بیٹھ جانا بھی درست نہیں۔ سو اس خیال کے ماتحت سیرت النبیؐ کے متعلق ہم شروع کی ہے۔ اس بارہ میں ہماری بہن ناصرہ نے انگریزی مسودہ کو ڈچ زبان میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں بڑی مدد کی ہے۔ خدا تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائے۔ یہ کتاب گو مختصر (قریباً ۶۰ صفحات) پر مشتمل ہوگی۔ مگر امید ہے۔ کہ مقصد کو پورا کرنے میں بہت حد تک مفید ثابت ہوگی۔ مسودہ پریس میں جانے کے لئے تیار ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ ڈیڑھ ماہ تک شائع ہو جائیگا۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔

۳۔ افراد کا قبول اسلام

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے محض اپنے کرم سے تین نئے افراد ہمیں عطا کرکے اپنے فضل سے نوازا۔ اللہ تعالے ان پر اپنا سایہ عاطفت رکھے۔ اور ان کے ایمان و اخلاص میں ترقی دے۔ آمین۔

نو احمدیوں میں سے ایک بھائی مسٹر خیر ستائین یوترخت شہر سے ہیں۔ جو یہاں سے ایک گھنٹہ گاڑی کے فاصلہ پر ہے۔ آپ عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اور اسلامی تعلیمات کو اپنانے میں کوشاں۔ دوسرے دو احمدی مسٹر کریز اور مسز کریز ہیں۔ آپ سے ملاقات بھی عرصۂ دراز سے تھی۔ اور اب اوقات آپ ہمارے ہفتہ وار تربیتی اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے۔ آپ کے اسلامی نام راشد اور حفیظ تجویز کئے گئے۔

یہ امر خوشی کا باعث ہے۔ کہ ایک طرف جہاں برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر کی رخصت کا خیال طبیعت پر اثر انداز تھا۔ تو دوسری طرف خدا تعالیٰ نے ایسا سامان کیا۔ کہ ان کی روانگی سے قبل تین نئے احمدی عطا کرکے ہمیں خوش کر دیا۔ خدا تعالیٰ کی ذرہ نوازیاں بھی کچھ ایسے ہی دلکش انداز رکھتی ہیں۔ ہاں ڈر صرف اس بات کا ہے۔ کہ اپنی کمزوریاں اس کے افضال میں کہیں حائل نہ ہو جائیں۔ اسی لئے اسی کے سامنے دست بدعا ہوں۔ اور احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے بھی یہی استدعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو نظر انداز فرماوے۔ اور اپنی خاص تائید و نصرت سے ہمیں با حسن وجوہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

احباب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں!

احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ میرے محترم باباجی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب سلمہ اللہ تعالے کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں کہ خدا تعالے اپنے فضل و کرم سے ان کو دینی اور دنیاوی ترقیات عطا کرتے ہوئے لمبی عمر اور صحت عطا فرماتے اور ہر بیرونی اور اندرونی شر سے محفوظ رکھ کر خود ان کا محافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار حمید نصر اللہ خاں ابن چوہدری عبد اللہ خاں

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے کی علالت

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے سابق مبلغ امریکہ جب سے امریکہ سے تشریف لائے ہیں مختلف عوارضات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں سر کے جس پھوڑے کا اپریشن کرانا پڑا تھا اسے اب اللہ تعالے کے فضل سے آرام ہے مگر عام صحت تا حال تسلی بخش نہیں۔ بھوک کم لگتی ہے۔ مختلف مقامات پر درد بھی ہوتی رہتی ہیں۔ مصنوعی ٹانگ لگانے کے سلسلے میں بھی ابھی کئی دقتیں حائل ہیں اس کے علاوہ کئی دیگر پریشانیاں بھی ہیں۔ جملہ احباب کی خدمت میں بالعموم اور بزرگان سلسلہ سے بالخصوص درخواست ہے کہ وہ مکرم صوفی صاحب کی صحت کاملہ اور دیگر پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے دردِ دل سے دلی التجا دعا فرمائیں۔ (خورشید احمد)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۷ مارچ ۱۹۵۰ء

جہاد بالسیف

(۵)

ہم آپ کے "رسالہ جہاد" سے ایک اور اقتباس یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے کس جہاد بالسیف کا قلع قمع کرنے کے لئے قلم اٹھایا۔ اور نہایت سنجیدگی سے آپ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص آنکھیں رکھتا ہے اور حدیثوں کو پڑھتا اور قرآن کو دیکھتا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ طریق جہاد جس پر اس زمانہ کے اکثر وحشی کاربند ہو رہے ہیں یہ اسلامی جہاد نہیں ہے۔ بلکہ یہ نفس امارہ کے جوشوں سے یا بہشت کی طمع خام سے ناجائز حرکات ہیں۔ جو مسلمانوں میں پھیل گئے ہیں۔ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں خود سبقت کر کے ہرگز تلوار نہیں اٹھائی۔ بلکہ ایک زمانہ دراز تک کفار کے ہاتھ سے دکھ اٹھایا۔ اور اس قدر صبر کیا جو ہر ایک انسان کا کام نہیں۔ اور ایسا ہی آپ کے اصحاب رض بھی اسی اعلےٰ اصول کے پابند رہے۔ اور جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ دکھ اٹھاؤ اور صبر کرو۔ ایسا ہی انہوں نے ... اور صبر دکھایا وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے انہوں نے دم نہ مارا۔ ان کے بچے ان کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ وہ آگ اور پانی کے ذریعہ سے عذاب دیئے گئے۔ مگر وہ شر کے مقابلہ سے ایسے باز رہے کہ گویا وہ شیر خوار بچے ہیں۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ دنیا میں تمام نبیوں کی امتوں میں سے کسی ایک نے بھی باوجود قدرت انتقام ہونے کے خدا کا حکم سنکر ایسا اپنے تئیں عاجز اور مقابلہ سے دستکش بنا لیا جیسا کہ انہوں نے بنایا؟ کس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی ایسا گروہ ہوا ہے جو باوجود بہادری اور جماعت اور قوت بازو اور طاقت مقابلہ اور پائے جانے تمام لوازم مردی اور مردانگی کے پھر خونخوار دشمن کی ایذا اور زخم رسانی پر تیرہ برس تک برابر صبر کرتا رہا۔ ہمارے سید و مولےٰ اور آپ کے صحابہ رض کا یہ صبر کسی مجبوری سے نہیں تھا۔ بلکہ اس صبر کے زمانہ میں بھی آپ کے جاں نثار صحابہ رض کے وہی ہاتھ اور بازو تھے جو جہاد کے حکم کے بعد انہوں نے دکھائے۔ اور بسا اوقات ایک ہزار جوان نے مخالف کے ایک لاکھ سپاہی نبرد آزما کو شکست دے دی۔ ایسا اس لئے ہوا کہ تا لوگوں کو معلوم ہو کہ جو مکہ میں دشمنوں کی خونریزیوں پر صبر کیا گیا تھا۔ اس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی۔ بلکہ خدا کا حکم سنکر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے اور بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح ہونے کو تیار ہو گئے تھے۔ بے شک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اور گو ہم تمام دنیا اور تمام نبیوں کی تاریخ پڑھ جائیں تب بھی ہم کسی امت ... کے گروہ میں یہ اخلاق فاضلہ نہیں پاتے۔ اور اگر پہلوں میں سے کسی کے صبر کا قصہ بھی ہم سنتے ہیں تو فی الفور دل میں گزرتا ہے کہ قرائن اس بات کو ممکن سمجھتے ہیں کہ اس صبر کا موجب در اصل بزدلی اور عدم قدرت انتقام ہو۔ مگر یہ بات کہ ایک گروہ جو در حقیقت سپاہیانہ ہنر اپنے اندر رکھتا ہو اور بہادر اور قوی دل کا مالک ہو۔ اور پھر وہ دکھ دیا جائے۔ اور اس کے بچے قتل کئے جائیں اور اسکو نیزوں سے زخمی کیا جائے مگر پھر بھی وہ بدی کا مقابلہ نہ کرے۔ یہ وہ مردانہ صفت ہے۔ جو کامل طور پر یعنی تیرہ برس برابر ہمارے نبی کریم صلعم اور آپ کے صحابہ سے ظہور میں آئی ہے۔ اس قسم کا صبر جس میں ہر دم سخت بلاؤں کا سامنا تھا۔ جس کا سلسلہ تیرہ برس کی دراز مدت تک لمبا تھا در حقیقت بے نظیر ہے۔ اور اگر کسی کو اس میں شک ہو تو ہمیں بتلا دے کہ گذشتہ راستبازوں میں اس قسم کے صبر کی نظیر کہاں ہے؟"

(رسالہ جہاد صفحہ ۹ تا ۱۰)

اس اقتباس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم اور صحابہ رض نے جو ظلم و ستم سہے تھے۔ وہ بزدلی کی وجہ سے نہیں تھے۔ بلکہ اس سے ان کی انتہا درجہ کی بہادری ظاہر ہوتی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کو منسوخ قرار دے کر مسلمانوں کو بزدل بنانے کی کوشش کی ہے۔ وہ اس اقتباس سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مصائب پر صبر کرنا بہادری کی دلیل ہے نہ کہ بزدلی کی۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جس قسم کا جہاد علماء سوء نے بنا لیا ہے۔ وہ تو یقیناً بزدلی پر دال ہے۔ آخر اس میں کونسی بہادری ہے۔ کہ ہم خواہ مخواہ لوگوں کو تلوار کے خوف سے اسلام قبول کرنے پر مجبور کرتے پھریں؟ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بحث یہ ہے کہ یہ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ آپ نے اسلامی جہاد کو منسوخ کر دیا۔ کہاں تک درست ہے؟

مسیح موعود علیہ السلام نے اس غلط جہاد کی پُر زور مخالفت اس لئے کی کہ اول تو یہ خلاف تعلیم اسلام تھا۔ دوسرے یہ تبلیغ اسلام کے راستہ میں سخت روک تھا۔ تیسرے خود مسلمانوں نے جہاد بالقرآن کو ترک کر دیا تھا۔ جو حقیقی جہاد ہے۔ اور جس کو قرآن کریم میں جہاد کبیر کہا گیا ہے۔ اور اس کا زندہ ثبوت خود اس جماعت نے پیش کر دیا ہے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام نے تیار کی۔ ساری دنیا اس بات پر گواہ ہے کہ آج مسلمانوں میں جہاد کبیر صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ اور وہ لوگ جو ان پر جہاد ترک کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ تعداد میں ہزار گنا زیادہ ہونے کے باوجود اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں کر رہے۔ اور اگر کچھ کر رہے ہیں تو یہ کہ جماعت احمدیہ کے راستہ میں روڑے اٹکاتے ہیں اور ان کو مٹانے کے لئے جدو جہد کرتے رہتے ہیں۔

پھر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اگر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے جہاد کو منسوخ نہیں کیا۔ بلکہ اس غلط تصور جہاد کا قلع قمع کیا۔ جو علماء سوء نے بنا رکھا تھا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ پر یہ الزام لگایا گیا۔ کہ آپ نے اسلامی اور حقیقی جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ اس کی ایک بین وجہ تو یہ ہے کہ چونکہ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ فرمایا تھا۔ اس لئے مسلمانوں کے عالم کہلانے والے لوگ جنہوں نے نہ صرف جہاد کے مسئلہ کو ہی بدل دیا تھا۔ بلکہ تمام اسلامی تعلیم کا ہی غلط تصور بنا لیا تھا۔ اور ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے قائل ہو چکے تھے۔ آپ کے دعوے کی وجہ سے آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور جائز و ناجائز طریق سے آپ کی مخالفت کرنے لگے اور آپ کے دشمن ہو گئے۔ اور آپ کی ہر بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے لگے۔ اس کی واضح مثال مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی صورت میں ملتی ہے۔ مولوی صاحب نے آپ کی کتاب براہین احمدیہ پر جو ریویو لکھا وہ آپکی بے حد تعریف پر حامل ہے۔ انہوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ ایسی اعلےٰ کتاب تیرہ سو سال کے عرصہ میں لکھی ہی نہیں گئی۔ لیکن جب آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو وہی مولوی صاحب آپ کے اتنے شدید دشمن ہو گئے کہ سارے ہندوستان میں پھر کر آپ کے خلاف کفر کا فتوےٰ علماء سے حاصل کیا۔ اسی طرح دوسرے معاند علماء نے کیا۔ اور جہاد کے متعلق ... کر کے آپ کی تحریروں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ آپ نے نعوذ باللہ اس جہاد بالسیف کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔ جس کا حکم قرآن کریم میں ہے۔

اگرچہ مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار مسئلہ جہاد کی تشریح کی اور بتایا کہ جس تصور جہاد کے خلاف انہوں نے آواز اٹھائی ہے۔ وہ قرآن کریم کا حقیقی جہاد بالسیف نہیں۔ جو چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ لیکن آپ کے مخالفوں نے ہمیشہ آپ کی تشریحات کو نظر انداز کئے رکھا۔ اور عوام کو بھڑکانے کے لئے یہی کہتے چلے گئے۔ کہ آپ نے سرے سے جہاد کو ہی منسوخ کر دیا ہے۔ اور آج تک یہی کہتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ ہم شروع میں واضح کر چکے ہیں۔ آپ ہی پہلے شخص تھے جنہوں نے اس زمانہ میں فرمایا کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اور قیامت تک نہیں ہو سکتا۔

دوسری وجہ یہ ہوئی کہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کتب احادیث میں موجود تھی۔ اس میں صاف صاف کہا گیا تھا۔ کہ مسیح موعود کا زمانہ امن کا زمانہ ہوگا۔ اس زمانہ میں دینی جنگیں بند ہو جائیں گی حدیث میں اس کے لئے یضع الحرب آیا ہے۔ یعنی مسیح موعود علیہ السلام جنگوں کا خاتمہ کر دے گا اس کے معنے یہی ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام آکر علماء سوء کے پھیلائے ہوئے غلط تصور جہاد کا قلع قمع کرے گا۔ اور چونکہ وہ ایسا زمانہ ہوگا۔ جب دنیا کے لئے تو شاید لوگ جنگیں کرینگے مگر دین کے لئے جنگیں نہیں ہونگی۔ یعنی کوئی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار نہیں اٹھائے گی۔ بلکہ وہ فلسفہ اور سائنس کے اصولوں کی تبلیغ اور پروپیگنڈا سے اس کے برخلاف صف آراء ہوں گی اور یہ طریق تلوار سے بھی زیادہ مہلک اور خطرناک ہوگا۔ مسیح موعود علیہ السلام دشمنان اسلام کے ہتھیاروں ہی سے دشمنوں کے حملوں کا مقابلہ کریگا اور اسلامی تعلیمات کو تمام فلسفوں ادیان اور نظریات سائنس وغیرہ کے مقابل پیش کر کے اسلامی تعلیمات

(باقی صفحہ ۸ پر)

اسلام اور زمین کی ملکیت

فاروقی صاحب کے تبصرے پر تبصرہ

(ماخوذ از "آفاق" لاہور)

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رتن باغ لاہور)

حال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک تازہ تصنیف شائع ہوئی ہے۔ جس کا نام "اسلام اور زمین کی ملکیت" ہے بعض ضمنی مباحث کے علاوہ اس کتاب میں ان تین اہم سوالوں پر اسلامی نکتۂ نظر سے بحث کی گئی ہے کہ:۔

۱۔ کیا اسلام زمین کی انفرادی ملکیت کی اجازت دیتا ہے؟

۲۔ کیا اسلام انفرادی ملکیت پر اس قسم کی کوئی حدبندی عاید کرتا ہے کہ ایک مالک کے پاس اس قدر رقبہ سے زیادہ زمین نہیں رہ سکتی؟

(۳)، کیا اسلام اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ زمین کا مالک اپنی زمین کسی اور شخص کو کاشت پر دے اور اس سے اپنے حق ملکیت کے عوض میں بٹائی یا نقد لگان وصول کرے؟ یہ تین سوالات اس کتاب کا اصل موضوع ہیں۔ گو ضمنی طور پر بعض اور مباحث بھی اختصار کے ساتھ شامل کر لئے گئے ہیں۔

اس کتاب کے متعلق لاہور کے مشہور اخبار "آفاق" کی پچھلی اشاعت میں ایک صاحب فہیم احمد صاحب فاروقی ایم اے کا تبصرہ شائع ہوا ہے اور ایڈیٹر صاحب آفاق نے لکھا ہے کہ اگر کوئی اور صاحب فاروقی صاحب کے جواب میں لکھنا چاہیں تو ان کیلئے بھی آفاق کے صفحات حاضر ہیں۔ اس اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں فاروقی صاحب کے تبصرہ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے میں اس خوشی کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ فاروقی صاحب کا یہ تبصرہ متانت اور وقار کے انداز میں لکھا ہوا ہے اور اس کی عبارت اور لب و لہجہ میں کوئی ایسی بات نہیں جسے شرافت اور سنجیدگی سے گرا ہوا سمجھا جائے اور ملک کی خوش قسمتی ہے کہ کم از کم اس کا ایک طبقہ اختلاف کے باوجود ہر بات کو متانت اور سنجیدگی کے ساتھ پرکھنے اور دلائل و براہین کی کسوٹی پر جانچ پڑتال کرنے کے لئے تیار ہے اور دراصل یہی ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے اس حکیمانہ ارشاد کا مقصد ہے کہ اختلاف امتی رحمۃ "یعنی میری امت کا اختلاف رحمت کا موجب ہے"۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر لوگ نیک نیتی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اسوہ پر قائم رہتے ہوئے (جس کی طرف اُمتی کے لفظ میں اشارہ ہے) کوئی اختلاف کریں گے تو لازماً علم ترقی کرے گا اور دماغوں میں نئی روشنی کے لئے رستے کھلیں گے اور جب نیت بخیر ہوگی تو یا تو تنقید کے نتیجہ میں وہ شخص جس کے کسی نظریہ پر تنقید کی گئی ہے اپنی رائے بدل لے گا۔ اور یا تنقید پر معقول جرح ہونے کے نتیجہ میں تنقید کرنیوالا اپنے خیال کی اصلاح کر لے گا اور دونو صورتوں میں برکت ہی برکت ہے۔

ان تمہیدی سطور کے بعد میں محترم فاروقی صاحب کے تبصرہ کے مضمون کو لیتا ہوں۔ جہانتک میں سمجھ سکا ہوں زائد باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے فاروقی صاحب کے تبصرہ کا خلاصہ ان دو باتوں میں آجاتا ہے۔

(اوّل) یہ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی کتاب "اسلام اور زمین کی ملکیت" میں شروع سے لے کر آخر تک اسی بات پر زور چلا گیا ہے کہ اسلام انفرادی ملکیت کی اجازت دیتا ہے۔ اور یہ کہ وہ ایک مالک کی زمین کے رقبہ کے متعلق کوئی حدبندی عاید نہیں کرتا۔ مگر اس کے مقابل پر غریب زمینداروں اور کاشت کاروں کی غربت کو دور کرنے کے لئے کتاب میں کوئی علاج پیش نہیں کیا گیا۔

دوسرے یہ کہ کتاب میں اس دور سے تعلق رکھنے والے حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ جبکہ تمدن اور معاشرت کی بالکل ابتدائی حالت تھی۔ لیکن اب حالات بدل چکے ہیں اور نئے حالات کو نئے اصولوں کے ماتحت دیکھنا ہوگا، وغیرہ ذالک

یہ وہ دو محور ہیں جن پر فاروقی صاحب کا سارا تبصرہ چکر لگاتا ہے۔ بے شک فاروقی صاحب نے اس کے علاوہ بعض اور باتیں بھی بیان فرمائی ہیں مگر یہ باتیں زیادہ تر ضمنی رنگ رکھتی ہیں اور تبصرہ کا مرکزی نقطہ اوپر کی دو باتوں میں آجاتا ہے۔

ان دو باتوں میں سے پہلی بات کے متعلق مجھے یہ کہنا ہے کہ ہر کتاب کا ایک موضوع ہوا کرتا ہے اور اچھے مصنف کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی توجہ کو اپنی کتاب کے موضوع تک محدود رکھے اور بے شک کسی حد تک وہ بعض ضمنی باتوں کی بحث میں داخل ہو سکتا ہے۔ مگر یہ صرف ایک چھٹی ہوئی نظر ہوا کرتی ہے۔ ورنہ مصنف، اں اچھے اور حکیمانہ نظر رکھنے والے مصنف کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے موضوع کے مرکزی نقطہ سے ادھر اُدھر نہ جائے۔ ورنہ یہ ان شاعروں والی بات ہوجائیگی جن کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے کہ فی کل وادٍ یھیمون "یعنی بعض شاعر اپنی جولانی میں کسی میدان کو نہیں چھوڑتے اور ایک ہی قطعۂ نظم میں (مجھے شاعر صاحبان معاف فرمائیں) اپنے اسپ تخیل کو کبھی کسی وادی میں اور کبھی کسی وادی میں بھگاتے پھرتے ہیں۔" حضرت امام جماعت احمدیہ کی یہ کتاب کوئی "انسائیکلو پیڈیا" تو تھی نہیں کہ جس میں ہر موضوع کو داخل کر دیا جاتا بلکہ چند معین سوالوں کا (جو اس زمانہ میں بعض حضرات کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں) جواب دینا اصل مقصد تھا۔ اور یہ سوالات وہی ہیں جن کا خلاصہ اس نوٹ کے شروع میں درج کر دیا گیا ہے اور وہ خالصتاً زمین کی ملکیت کے حق سے تعلق رکھتے ہیں اور خدا کے فضل سے یہ کتاب ان مخصوص سوالوں کا کافی و شافی جواب پیش کرتی ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ اگر رقبہ مملوکہ کی حدبندی نہ ہونے کی وجہ سے بعض خرابیاں پیدا ہوں تو ان کا کیا علاج ہے؟ تو یہ ایک جداگانہ سوال ہے جس کا اس کتاب کے موضوع کے ساتھ براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے ہمارے دوسرے لٹریچر میں اس سوال پر بھی کافی بحث آچکی ہے اور علم دوست طبقہ اس لٹریچر کے مطالعہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مثلاً حضرت امام جماعت احمدیہ ہی کی ایک اور تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" شائع ہو چکی ہے۔ جس میں اس سوال کے متعلق بہت سیر کن بحث کی گئی ہے کہ اسلام کس طرح جائداد کے انفرادی حق کو تسلیم کرنے کے باوجود غربت کو دور کرنے اور کمزور لوگوں کو اوپر اٹھانے اور ملکی دولت کو مناسب صورت میں سمونے کا نظام پیش کرتا ہے اسی طرح ہماری بعض اور تصنیفات میں بھی یہ سوال کافی زیر بحث آچکا ہے۔ پس یہ کہنا کہ اسی کتاب میں سارے دور و نزدیک کے سوالوں کو کیوں نہیں لیا گیا کوئی معقول جرح نہیں کہلا سکتی خصوصاً جبکہ (غالباً فاروقی صاحب تسلیم کریں گے) خود اس کتاب کے ایک حصہ میں بھی مختصر طور پر اس سوال پر کسی قدر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مگر پوری تفصیل کا نہ تو یہ موقعہ تھا اور نہ کتاب کا محدود موضوع اس کی اجازت دیتا تھا۔

اب رہا دوسرا سوال یعنی فاروقی صاحب کی جرح کا یہ حصہ کہ اس کتاب میں اس دور کے حوالے دئیے گئے ہیں۔ جب کہ تمدن اور معاشرت ابھی ابتدائی حالت میں تھی۔ لیکن اب دنیا کے حالات بہت بدل چکے ہیں اور نئے نظریوں کی ضرورت ہے۔ سو اس کے متعلق میں بڑی محبت کے ساتھ عرض کرونگا کہ غالباً فاروقی صاحب نے یہ جرح کرتے ہوئے اس بات کو نظرانداز کر دیا ہے کہ اسلام اس بات کا مدعی ہے کہ قرآنی شریعت سارے زمانوں کے لئے قیامت تک کے واسطے آئی ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اس بات کا بھی دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام کا خدا (اور وہی ساری دنیا کا خدا ہے جس کے بغیر کوئی خدا نہیں) ایک عالم الغیب ہستی ہے جس پر کوئی مکانی یا زمانی غیب مخفی نہیں ہے وہ قرآن مجید کو نازل کرتے ہوئے صرف عربوں کے حالات اور صرف ساتویں صدی عیسوی کے حالات سے ہی واقف نہیں تھا بلکہ ساری قوموں کے حالات اور قیامت تک کے حالات اس کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ اور اس نے ان سارے حالات کو دیکھتے ہوئے قرآن شریف کو دائمی شریعت قرار دے کر نازل کیا جس کے بعد اس دنیا کے لئے کوئی اور

. . . .

. . . . شریعت نہیں۔ تو اس صورت میں ہمارے مہربان ناقد خود غور فرمائیں کہ ان کی اس جرح کا کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ حوالے ایک قدیم دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور گویا موجودہ زمانہ کے مسائل کا علاج پیش نہیں کرتے۔ محترمی فاروقی صاحب آپ بڑی خوشی سے قرآنی آیات اور احادیث رسول کی تشریح کے متعلق فرمائیے کہ ان کا یہ مطلب نہیں بلکہ وہ مطلب ہے ان سے وہ استدلال نہیں ہوتا بلکہ یہ استدلال ہوتا ہے۔ مگر خدارا قوم کو اس خیال کی طرف نہ لے جائیے کہ قرآن و حدیث کے حوالے ایک پرانے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ قرآن و حدیث کا دور دائمی ہے اور اس کا دامن دنیا کی آخری ساعت تک وسیع ہے۔ آپ بے شک اس کی ہر معقول تشریح کا حق رکھتے ہیں۔ آپ اسلامی شریعت کے لچک دار (بشرطیکہ وہ لچکدار ہو) حصے کو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق حکیمانہ صورت میں پیش کرنے کے بھی مجاز ہیں۔ مگر قرآن بہرحال وہی رہے گا۔ حدیث وہی رہے گی۔ قرآن و حدیث کی محکمات وہی رہیں گی اور اسلام کے مقدس حوالے بھی وہی رہیں گے۔

دراصل شاید آپ نے غور نہیں فرمایا۔ قرآن شریف ایک روحانی عالم ہے۔ اسی طرح جس طرح یہ مادی دنیا ایک مادی عالم ہے۔ حضرت آدمؑ کے وقت میں بھی یہی دنیا تھی۔ اور آج بھی یہی دنیا ہے مگر کیا آپ یہ خیال کر کے کہ یہ تو آدم کے وقت کی دنیا ہے۔ اپنی آج کی مادی ضرورتوں کے لئے کسی اور دنیا کی تلاش میں سرگرداں ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ یہی حضرت آدم کے وقت کی دنیا آپ کو موجودہ زمانہ کی ساری ضرورتیں مہیا کرتی چلی جاتی ہے۔ ہاں تلاش اور جستجو سے دنیا کے مخفی خزانوں کو نکال نکال کر باہر لانا آپ کا کام ہے۔

تو پھر یہی نظریہ قرآن کے روحانی عالَم پر بھی کیوں چسپاں نہیں کرتے؟ اور قوم کی نظر میں اس خطرناک نقطہ کی طرف اٹھانے کے کیوں درپے ہیں کہ یہ تو پرانے دَور کے حوالے ہیں؟ ہاں بے شک اگر آپ کے پاس کوئی اور حوالے ہیں تو انہیں پیش کیجئے یا اگر موجودہ حوالوں کی کوئی اور تشریح ہے تو وہ دنیا کے سامنے رکھئے۔ بس پھر خودبخود فیصلہ ہو جائے گا اور آپ بہرحال ہمیں خدا کے فضل سے قرآن و حدیث کے سامنے وقاف پائیں گے۔

اب میں ضمناً نہایت مختصر طور پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام کے اقتصادی نظریہ کا فلسفہ کیا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میرے اس مختصر بیان سے ہمارے دوست فاروقی صاحب کی تسلی ہو جائے گی (اور دراصل یہ دعویٰ کوئی شخص بھی نہیں کر سکتا) مگر خدا کے فضل سے اتنی امید ضرور رکھتا ہوں کہ اگر وہ میرے اس بیان پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے تو وہ اس میں کم از کم اپنے دماغ کے لئے سوچنے کا ایک مواد ضرور حاصل کریں گے۔ مگر میں یہ امر دوبارہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس جگہ میرا مقصد اسلام کے اقتصادی نظام کی تشریح پیش کرنا نہیں ہے۔ بلکہ صرف اس نظام کے فلسفہ اور حکمت کی طرف اشارہ کرنا اصل مقصد ہے اور وہ بھی صرف اصول کی حد تک۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔

قرآن شریف مسلمانوں کے متعلق یہ اصولی نظریہ پیش فرماتا ہے کہ:-

"جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیداً"

"یعنی اے مسلمانو! ہم نے تمہیں ہر قسم کی انتہاؤں سے بچاتے ہوئے ایک وسطی اُمت بنایا ہے تاکہ تم ہر دو جانب کے انتہا پسندوں پر خدا کی طرف سے نگران اور گواہ رہو۔ اور پھر رسول کو تم پر نگران اور گواہ مقرر کیا گیا ہے۔"

یہ آیت گو بظاہر قرآن میں ایک اور بحث کی ضمن میں بیان کی گئی ہے لیکن جیسا کہ قرآن کا قاعدہ ہے۔ یہ آیت دراصل ایک وسیع اصول کی حامل ہے اور اس میں اس نظریہ کا بیان کرنا مقصود ہے کہ قرآنی شریعت دنیا کے انتہائی نظریوں کے درمیان ایک وسطی رستہ پیش کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ انسانی فطرت کچھ اس طرح پر واقع ہوئی ہے کہ وہ آہستہ آہستہ کسی نہ کسی انتہا (Extreme) کی طرف جھکنے لگتی ہے۔ کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری طرف۔ آج سے کچھ زمانہ پہلے دنیا میں سرمایہ داری کا دَور تھا۔ جبکہ سوسائٹی کے ایک مخصوص طبقہ نے دولت اور دولت پیدا کرنے کے ذرائع کو اپنے اجارہ میں لے رکھا تھا۔ اور ملک کا کمزور طبقہ غربت اور بے بسی کی دلدل میں پھنس کر کراہ رہا تھا اس صورتِ حال نے آہستہ آہستہ کمزور طبقہ میں بغاوت کے آثار پیدا کرنے شروع کئے اور نتیجہ اشتراکیت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جبکہ امیروں کی دولت اور امیروں کی جائدادیں ان سے چھین کر تمام ملک کی مشترکہ بہتری اور غریبوں کی بحالی کیلئے حکومت کے ہاتھ میں دے دی گئیں اور انفرادی ملکیت کا دور ختم ہوا۔ یہ دونوں قسم کے نظریات کی انتہا تھی۔ ایک میں سرمایہ داری اور غریب کو لوٹنے کی اور دوسری میں لوگوں کے انفرادی حق اور انفرادی جد و جہد کو ملیا میٹ کرنے کی۔ پنڈولم کے چکر کی طرح ایک انتہا سے ختم ہو کر دوسری انتہا پیدا کر دی۔ مگر جس طرح سرمایہ داری ایک غیر طبعی چیز تھی۔ اسی طرح اشتراکیت بھی ایک غیر طبعی چیز ہے۔ اور یقیناً آج سے کچھ عرصہ کے بعد سوسائٹی میں پھر بغاوت کے آثار پیدا ہوں گے۔ اور لوگ حکومت کے استبداد کے خلاف انفرادی حق کے حصول کے لئے چلائیں گے۔ اور بعید نہیں کہ دنیا پھر دوسری انتہا کی طرف چلی جائے۔ اور جس طرح اب ایک دلدل میں سے نکلکر دوسری دلدل میں داخل ہو رہی ہے اسی طرح آئندہ چل کر پھر سابقہ دلدل میں پھنس جائے کیونکہ جب انسان ایک ظالمانہ نظام سے بھاگتا ہے تو عموماً اس کی دہشت میں دوسری انتہا سے ورے نہیں ٹھہرتا اور اس طرح ایک دورِ سوء (Vicious circle) قائم ہو جاتا ہے۔

اسلام نے مسلمانوں کو "امۃً وسطاً" کہہ کر ان دونوں انتہاؤں سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ اس نے انسان کی انفرادیت کو بھی قائم رکھا ہے۔ اور اس کی اجتماعی زندگی کے اصول کو بھی اجاگر کیا ہے۔ اس نے سرمایہ داری کے رستہ پر پڑ کر انسان کی اجتماعی زندگی کو مٹایا نہیں بلکہ انسانیت کے مختلف طبقوں کے درمیان محبت اور تعاون کا ایک دیرپا رشتہ قائم کیا ہے۔ یہ رشتہ کچھ تو حکومت کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے۔ اور کچھ افراد کے نیک جذبات کو ابھار کر مستحکم کیا گیا ہے۔ دوسری طرف اسلام نے انسان کی انفرادی حیثیت کو بھی زندہ رکھا۔ اور اس کے ذاتی حق کو تسلیم کیا ہے۔ اور انسان کو اس کی دماغی طاقتوں اور اس کی ذاتی جد و جہد کے پھل سے محروم نہیں کیا۔ کیونکہ یہ محرومی بالآخر انسان کی انفرادیت کو مٹا کر اسے ایک مشین یا پتھر کے بت کی شکل میں منتقل کر دیتی ہے۔ دراصل نسلِ انسانی کی ساری ترقی ایک طرف اس کے افراد کی انفرادیت اور دوسری طرف سوسائٹی کی اجتماعیت پر منحصر ہے اور ان دونوں نقوش کے ملنے سے ہی انسانیت کا ڈھانچہ مکمل ہوتا ہے۔ محض انفرادی ترقی انسان کو ایک اچھا جانور بنا کر رکھ دیگی۔ اور اس سے زیادہ نہیں۔ اور دوسری طرف محض اجتماعی ترقی انسانی سوسائٹی کو ایک ایسی مشین کی صورت میں بدل دے گی جس کے مختلف حصے دیکھنے میں تو انسان نظر آئیں گے۔ لیکن فی الحقیقت بے حس اور بے جان پرزوں سے زیادہ نہیں ہوں گے۔

اوپر کے نظریہ کے ماتحت جس کی تائید میں بیشمار قرآنی آیات اور احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔ (مگر یہ اس کا موقعہ نہیں) اسلام نے ایک نہایت حکیمانہ وسطی نظام پیش کیا ہے۔ جو دونوں طرف کی انتہاؤں سے بچتے ہوئے انسان کی انفرادیت اور سوسائٹی کی اجتماعیت دونوں کو زندہ رکھتا ہے۔ وہ ایک طرف افراد کے انفرادی حق کو تسلیم کرتا ہے اور ان کی ذاتی جد و جہد کے پھل کو ان سے چھینتا نہیں مگر دوسری طرف وہ ان سے اپنی قوم اور اپنے غریب بھائیوں کی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ قربانی کراتا ہے اور یہ قربانی محض طوعی نہیں کہ جس کی مرضی ہو قربانی کرے اور جس کی مرضی ہو نہ کرے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں یہ قربانی جبری رنگ رکھتی ہے اور حکومت کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ امیروں کی دولت پر بھاری ٹیکس لگا کر غریبوں کی امداد کا انتظام کرے اور اس کے علاوہ کچھ حصہ طوعی قربانی کا بھی رکھا گیا ہے تاکہ سوسائٹی کے افراد میں باہم محبت اور اخلاص اور تعاون کے جذبات پیدا ہوں اور اسلام کا قانونِ ورثہ اور سود کی حرمت وغیرہ مزید براں ہے۔ اس طرح ایک طرف تو اسلام نے افراد کے ذاتی حق کو قائم کر کے انفرادیت کو زندہ رکھا ہے اور دوسری طرف قوم اور قوم کے غریب طبقہ کی خاطر افراد سے زیادہ سے زیادہ قربانی کرا کے (جس میں کچھ حصہ جبری ہے اور کچھ طوعی) اجتماعی زندگی کی داغ بیل قائم کی ہے اور یہی وہ وسطی نظریہ ہے جس سے قومیں دائمی زندگی پا سکتی ہیں۔ ورنہ ایک انتہا کے نتیجہ میں انفرادیت مرے گی اور دوسری انتہا کے نتیجہ میں زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا اور بالآخر دونوں کا نتیجہ عالمگیر تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

یہ تو اسلام کے نارمل اقتصادی نظام کا مرکزی نقطہ ہے۔ لیکن اسلام اس طرف سے بھی آنکھیں بند نہیں کرتا کہ بعض اوقات قوموں کی تاریخ میں ایسے غیر معمولی حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ جب قحط وغیرہ کے نتیجہ میں غریبوں کے خوراک کے ذخیرے ختم ہو جائیں اور وہ بھوکے مرنے لگیں اور امیروں کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ خوراک موجود ہو تو اس قسم کے حالات میں اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ سب قومی ذخیروں کو ملا کر لوگوں میں ان کی ضرورت کے مطابق تقسیم کر دو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے کہ:-

"یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں"

بالآخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ آج کل اسلامی سوسائٹی میں بھی ناگوار خلیجیں پیدا ہو چکی ہیں۔ ایک طبقہ بے پناہ دولت میں لوٹتا پوٹتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ نانِ جویں تک سے محروم ہے اور بڑھ کر غضب یہ ہے کہ امیر طبقہ کے بیشتر لوگ (میں سب پر الزام نہیں رکھتا) اپنے غریب بھائیوں کی تکلیف کا احساس تک نہیں رکھتے۔ گویا اقتصادی خلیج بھی موجود ہے اور جذباتی خلیج بھی۔ یہ صورتِ حال یقیناً بہت قابلِ اعتراض اور قابلِ اصلاح ہے۔ لیکن اس کا علاج اشتراکیت میں نہیں بلکہ اسلام میں ہے۔

پس جب اسلام میں ساری بیماریوں کا علاج موجود ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر اشتراکیت کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور اسلام کو نعوذ باللہ ہیٹا ثابت کریں۔ علاوہ اس پیالے کے پینے کے درپے ہوں جو ہمیں ایک زہر سے بچا کر دوسرے زہر کی طرف کھینچ رہا ہے۔ اگر حکومت ان فرائض کو ادا کرے جو اسلام اس پر عائد کرتا ہے اور لوگ ان فرائض کو پورا کریں جو اسلام ....

.... نے ان کے ذمہ لگائے ہیں تو ہمیں کسی کے مسموم اشتراکیت کی کھانڈ چڑھی زہر کی گولی کھانے کی ضرورت نہیں بلکہ اسلام میں ہی ہمیں دنیا کی ساری جنت مل سکتی ہے۔ جیسا کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو ملی اور اب پھر ملے گی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور

یوم مصلح موعود کے جلسے

مندرجہ ذیل مقامات پر بھی ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء کو یوم مصلح کے سلسلے میں کامیاب جلسے منعقد ہوئے اور اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی

محمد آباد (ضلع جہلم) لودھراں۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ [illegible] صاحب۔ خانیوال۔ پاکپتن۔

سائنس اور تخلیق

از قریشی محمد احمد صاحب واقف زندگی - لاہور

یہ جہان خدا تعالیٰ کی پیدائش ہے اور اس کے نظام کو چلانے کے لئے اس کی چند صفات بروئے کار ہیں یعنی اس عالم کو عدم سے وجود میں لانے کے بعد جن ذرائع سے اللہ تعالیٰ کی حکومت اس پر قائم ہے ان کو چند صفات میں جمع کر دیا گیا ہے - ان میں سے بعض صرف روحانی طاقتیں ہیں - مثلاً خدا تعالیٰ انسان کو شعور عطا کرنے کے بعد اسے کسی راہ پر ڈالتا ہے "ہدایت" صرف روحانی کہلا سکتی ہے - بخلاف اس کے چند ایسی صفات ہیں - جن کا اثر براہ راست اس دنیا کے مادی نظام سے متعلق ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے - خلق کل شیٍ فقدّرہ تقدیرا یعنی ہر شے کو نیستی سے وجود میں لانے کے بعد اس کے لئے بعض قاعدے بنا دیئے گئے ہیں - جن کی حدود میں رہ کر یہ نظام دنیا کا جزو بن سکے۔

نظام دنیا کا مطالعہ علم سائنس کی بنیاد ہے - اپنے مشاہدات کو سامنے رکھکر سائنسدان چند نتائج نکالتے ہیں - جنہیں وہ قانون کہتے ہیں - یعنی فلاں عمل اس طرح سے ظہور پذیر ہو رہا ہے - لیکن بعد کے مشاہدات میں امکان ہے کہ یہ اصول پورے نہ اتریں وقتی طور پر مختلف مسئلوں کا تجزیہ کرنے کے لئے قوانین کا پابند ہونا پڑتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی صنعت "خالقیت" کے متعلق سائنس کا نظریہ پیش کیا جاتا ہے - پیشتر اس کے یہ جاننا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں تفاوت نہیں ہو سکتا - خدا تعالیٰ نے جو حقائق اپنی مکمل کتاب قرآن عظیم میں بیان فرمائے ہیں وہ خدا تعالیٰ کا قول ہے - اور جو کچھ اس دنیا میں ہو رہا ہے - وہ خدا تعالیٰ کا فعل - سائنس اس علم کا نام ہے - جو خدا تعالیٰ کے فعل کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے چند مشاہدات کی بنا پر اپنے قوانین مرتب کرتا ہے - لہٰذا یہ مشاہدہ کرنے والے انسان اور انسان کی ناقص عقل خدا تعالیٰ کے غیر محدود علم کا احاطہ نہیں کر سکتی - لہٰذا یہ عین ممکن ہے کہ کسی وقت جو نظریہ مسلم ہے کل کو رد کر دیا جائے - یہ بات بالکل واضح ہے کہ جوں جوں سائنس ارتقاء کی طرف بڑھ رہی ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کے اسرار کے معانی بھی کھلتے جا رہے ہیں - اور چشم بصیرت رکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ ان کا خدا کن کا مالک ہے اور انسان خدا تعالیٰ کی ایک معمولی مخلوق ہے اور نظام کائنات اس کی قدرت کا حقیر نمونہ -

جس طرح خدا تعالیٰ نے اس جہان کو پیدا کرنے وقت کہا تھا - بعینہٖ وہ اب بھی اس صنعت کے ساتھ جلوہ گر ہے - اور گاہے اُس کی اس قدرت کے نظارے انسان کو بھی دکھائے جاتے ہیں - یہ وہ معجزات ہیں جو مقربین کو عطا کئے جاتے ہیں - مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قمیص پر سرخی کے نشان یا حضور رسید کونین صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے بعض معجزات مثلاً دودھ کا ایک پیالہ سب اصحاب صفہ نے سیر ہو کر پیا یا جنگ خندق کے موقعہ پر تھوڑا سا کھانا سب کو کفایت کر گیا -

سائنس کا نظریہ اس جہان کے متعلق یہ ہے "نہ مادہ کا ایک ذرہ بڑھ سکتا ہے نہ کم ہو سکتا ہے" یعنی جتنا مادہ (Matter) ازل سے چلا آ رہا ہے - اسی میں دنیا کے مختلف نظام چل رہے ہیں - اور وہی صورت بدل بدل کر مختلف حالتوں میں نظر آتا ہے - جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے سائنس کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ معلوم کرے - اس مادہ کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور انتہا کیا ہو گی -

سائنس کا مشاہدہ یہ ہے کہ بعض تبدیلیوں میں گزر کر مادہ کی ایک Form دوسری صورت اختیار کر لیتی ہے - چونکہ یہ نہیں دیکھا گیا تھا کہ ایک حالت بدلتے وقت مادہ کی مقدار غائب ہو جاتی ہے - یا بڑھ جاتی ہے - اس لئے یہ نظریہ یہاں تک صحیح تھا نئی تحقیقات بتاتی ہیں کہ بعض اوقات مادہ کا ایک قلیل حصہ بعض تبدیلیوں میں غائب ہو جاتا تھا - نیز چند دوسرے حقائق کو سامنے رکھکر پرانی تھیوری کو بدلنا پڑا اور اب یہ ان الفاظ میں پیش کی جا سکتی ہے "مادہ (Matter) اور قوت (Energy) ایک ہی چیز کی دو صورتیں ہیں اور اصولاً یہ ایک دوسری میں تبدیل ہو سکتی ہیں" - دوسرے الفاظ میں مادہ ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے - جس میں قوت کو بند کیا گیا ہے ... علامات میں مادہ کا ایک حصہ ضائع ہو کر قوت پیدا کر سکتا ہے - چونکہ یہاں پر ضمناً مادہ کی فنا کا ذکر آ گیا ہے اسلئے یہ ذکر بے جا نہ ہو گا کہ حقیقت میں موجودہ سائنس اسبات میں کامیاب ہو چکی ہے کہ مادہ کو ضائع کر کے قوت حاصل کی جائے اور ایٹم بم اس سلسلہ کی کڑی ہے (مادہ کی فنا پر مفصل بحث مضمون کے دوسرے حصہ میں پیش کی جائے گی)

یہ ظاہر ہے کہ سائنس کو ابھی صرف امید کی ایک شعاع ہی نظر آئی ہے کہ اس طرح Energy سے شائد مادہ بھی بنایا جا سکے مگر خداوند حکیم کا فرمان یوں ہے - یمحوا اللّٰہ ما یشاء ویثبت - کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کسی چیز کو فنا کر سکتا ہے - ویسے ہی وہ اس کی تخلیق بھی کر سکتا ہے - یاد رکھنا چاہیئے کہ تخلیق کا لفظ عدم سے وجود ...

اب اگر اوپر بیان کئے گئے معجزات کو سائنس ثابت کرنا چاہے - تو اپنے ان نظریات کی موجودگی میں نہیں کر سکتی - مگر ایک حقیقی مومن جو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت اور اس کی صفات کا قائل ہے وہ فوراً ان واقعات کو خدا تعالیٰ کی قدرت تخلیق کا ادنیٰ اعجاز سمجھے گا - انسانی عقل اگرچہ یہ چاہے کہ وہ خدائی اسرار کی تہ تک پہنچے تو یہ ناممکن ہے کیونکہ ؎

یہ تو خود اندھی ہے گر نیّر الہام نہ ہو

میں نے مضمون کے اس حصہ میں صرف نظریہ کے متعلق ہی کچھ عرض کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ سہل ترین الفاظ میں اظہار مطلب کروں دوسرے حصہ میں اس نظریہ کے اس پہلو کا ذکر کیا جائے گا - جو سائنس نے دنیا کے سامنے تجربہ کر کے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے - اور انسان نے سمجھا ہے کہ وہ قدرت کے سربستہ رازوں سے کسی قدر واقف ہو سکتا ہے - اس بحث میں میں نے مادہ کی حقیقت اور بناوٹ کے بیان سے بھی احتراز کیا ہے - جو ممکن ہے کسی حد تک دلچسپی کا باعث ہوتا - مگر اس مضمون سے اس کا تعلق نہیں تھا - ممکن ہے کبھی اس موضوع پر کچھ گذارشات پیش کر سکوں -

وما توفیقی الا باللّٰہ

احمدی بچوں سے خطاب

(از محمد علی صاحب ہیرو ز پوری لاہور چھاؤنی)

ذیل میں ہم احمدی بچوں کو دو ایسے بچوں کا ذکر سناتے ہیں - جنہوں نے اپنے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس قدر قربانیاں کی ہیں - جن کو دیکھکر ہمارے بچے حیران رہ جائینگے - جنگ بدر کا واقعہ ہے کہ جب مسلمانوں کا ایک مٹھی بھر لشکر مدینہ سے روانہ ہوا - تو اس میں دو کمسن بچے چپکے سے کہیں سے لشکر میں شامل ہو گئے - ان میں ایک کا نام معاذ تھا اور دوسرے کا نام عمیر - ایک مقام پر پہنچکر جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی فوج کا جائزہ لیا - تو آپ کی نظر ایک ایسے بچے پر پڑی جو اپنے آپ کو پورا جوان ظاہر کرنے کے لئے ایڑیاں اٹھائے اور سینہ تانے کھڑا تھا اس کو حضور نے بسبب اس کی چھوٹی عمر کے واپسی کا حکم فرمایا - وہ لڑکا جب لشکر کے ہمراہ جانے کے لئے زیادہ اصرار کرنے لگا تو اس کے باپ نے حضور سے درخواست کی کہ حضور میرے اس بچہ کے شوق کو پورا فرما دیں اور اسے اپنی ہمرکابی کا شرف بخشیں - حضور نے لڑکے کے باپ کی اس درخواست کو قبول فرمایا - لیکن کچھ دیر کے بعد جب حضور نے فوج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا - تو اس میں پھر ایک اور بچے کو اس میں شامل پایا - حضور نے اسے بھی واپسی کا حکم فرمایا - وہ بچہ روتا ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا - عرض کرنے لگا کہ حضور آپ معاذ کو جو اپنے ہمراہ لے جا رہے ہیں - وہ مجھ سے کوئی زیادہ عمر کا نہیں - بلکہ میں اس سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہوں - اس پر حضور نے خوش ہو کر ان دونوں لڑکوں کو ہمرکابی کا شرف بخشا - جب دونوں لشکر میدان میں آئے - جنگ زیادہ شدت اختیار کر گئی - تو وہی دو بچے شیروں کی طرح حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کے پاس آئے اور یکے بعد دیگرے پوچھنے لگے - چچا ابو جہل کہاں ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں زیادہ دکھ دیا کرتا تھا - میں نے خدا سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں اسے قتل کرنے کی کوشش کرونگا - اس کوشش میں خود شہید ہو جاؤنگا - حضرت عبد الرحمن فرماتے ہیں - کہ میرے اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ وہ دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ہوئے ایک آن کی آن میں وہاں پہنچ گئے اور اس تیزی سے وار کیا کہ ابو جہل جو سردار لشکر تھا اور اسکے ساتھی دیکھتے دیکھتے رہ گئے اور ابو جہل خاک پر تھا - اس کے بیٹے عکرمہ نے پیچھے سے ایسا وار کیا کہ معاذ کا بازو کٹ کر لٹکنے لگا - اور یہ شیر دل بچہ ایک ہی ہاتھ سے دشمن کا مقابلہ کرتا رہا -

پیارے بچو آج تمہیں بھی ان بچوں جیسی روح اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے آج تمہارے امام و پیشوا حضرت مصلح موعود کو بھی ایسے ہی جانثار احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے - جو خدمت دین کے لئے ان بچوں کی طرح سینہ تان کر محمود کی فوج میں داخل ہوں اور آپ کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے کوئی دریغ نہ کریں -

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی

ایک نیک تحریک

میں جماعت کے احباب کی خدمت میں عموماً اور کارکنان وعہدیداران جماعت کی خدمت میں خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک اعلان پیش کرتا ہوں۔ اگر دوست توجہ اور تھوڑی سی محنت سے کام لیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف جماعت کے غریب احباب کی خدمت کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ بلکہ دنیا پر بھی یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ حقیقی ہمدردی صرف خداوند تعالیٰ کا نبی ہی سکھاتا ہے۔ اور اس پر عمل کراتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے :-

بیرونی جماعتیں اپنے غریب بھائیوں کی امداد کرنا یاد رکھیں۔ خصوصاً قادیان میں جو اصحاب الصفہ رہتے ہیں۔ ان کے متعلق ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ جس قدر غلہ دینے کے لئے جمع کرے۔ اس کا چالیسواں حصہ ان کے لئے نکال کر بھیج دے۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے وہ یہ غلہ صدقہ سمجھ کر نہ دیں۔ بلکہ ایک اسلامی بھائی چارہ کے لئے قربانی سمجھ کر دیں ... خیال کریں۔ کہ جیسے انسان اپنی بیوی کو کھلاتا ہے۔ اپنے بچوں کو کھلاتا ہے ... ان کو کھلانا انسان کا فرض ہوتا ہے۔ اس طرح جماعت کے غرباء کی امداد کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر فرض عائد کیا گیا ہے۔ اور وہ اس فرض کی ادائیگی کے لئے یہ غلہ دے رہے ہیں۔ (از اخبار الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء صہ ۲ کالم 3)

اگر شہری جماعتیں بھی مذکورہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے غریب اور ضرورت مند احباب کی خدمت میں کمر باندھ لیں۔ تو نہ صرف پچاس فی صدی تکالیف فوراً ختم ہو سکتی ہیں۔ بلکہ دنیا پر بھی یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ حقیقی ہمدردی صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہے۔ اپنوں کی خدمت کرنے کے بعد اگر اللہ تعالےٰ کسی کو توفیق دے تو وہ اپنی اس ہمدردی کو بڑھا کر غیراز جماعت احباب کے ضرورت مند دوستوں کی بھی خدمت کرے۔ خداوند تعالیٰ کا شکر گذار بندہ ہے۔ دعا گو خاکسار طالب دعا شیخ محمد اشرف عفا اللہ عنہ (از کراچی)

اسرائیل کو دوسرے ممالک سے بہت اسلحہ مل رہا ہے

قاہرہ ۷ مارچ۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عظام پاشا نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ مملکت یہود اسرائیل۔ عرب ملکوں کے خلاف جارحانہ اقدام کی تیاری کر رہی ہے۔ اسے چیکوسلواکیہ اور دوسرے کئی ممالک سے بہت اسلحہ مل رہا ہے۔ اس کی فوج ہر اعتبار سے نہایت اعلیٰ ہے۔ یہودی جانتے ہیں کہ جو جارحانہ روش انہوں نے اختیار کی تھی وہ اسے جاری رکھنا چاہیے اور اگر انہوں نے یہ روش ترک کر دی۔ تو ان کی نئی مملکت تباہ ہو جائیگی۔ روپیہ اور آدمی لٹائے جا رہے ہیں۔ اور علاقائی توسیع اسرائیل کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بن گئی ہے۔

مارچ کی قیمت اخبار

جن احباب کی قیمت اخبار مارچ میں ختم ہو رہی ہے۔ مہربانی کر کے وہ اپنے اخبار کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں ورنہ وی پی ارسال خدمت ہو گا۔

اور جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہیں۔ وہ وصول فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

مینیجر الفضل

پتہ مطلوب ہے

کشمیر میں قیام کے ایام میں میرے ساتھ ایک احمدی بھائی تھے۔ انہوں نے مجھ سے ایک کام کے سلسلے میں امداد طلب کی تھی۔ اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ مگر اب مجھے ان کا نام بھی بھول گیا ہے۔ میں اخبار الفضل کے ذریعے سے اعلان کرتا ہوں کہ وہ احمدی بھائی اگر اعلان کو پڑھیں۔ تو میرے پاس تشریف لا دیں۔

خاکسار چوہدری قائم الدین زمیندار پنڈوریاں چک ۱۲۲ ڈاکخانہ خاص۔ ریلوے سٹیشن سانگلاہل۔ ضلع شیخوپورہ

V.P.O. Pandorian 122

درخواستہائے دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ کئی دنوں سے سخت بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو چکی ہے۔ اس کا فائنل امتحان اس مہینے ہونے والا ہے۔ عزیزہ پہلے اول آتی رہی ہے۔ اور سکالرشپ حاصل کر چکی ہے۔ میری والدہ محترمہ بھی بیمار ہیں۔ نیز بعض لوگ میرے والد محترم کی سخت مخالفت میں مصروف ہیں۔ میں بزرگان و احباب کی خدمت میں التجا کرتا ہوں کہ وہ خاص دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری تمام تکالیف کو دور کر دے۔ اور اپنا فضل اور رحم فرماوے۔ (آمین)
(خاکسار اخوند فیاض احمد واقف زندگی لاہور)

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ سخت بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔
(خاکسار احمد خان دامان الور از ملتان)

میرے بھائی عبدالرشید صاحب میٹرک کا امتحان دیں گے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (بشیر احمد انبالوی جماعت نہم ڈی۔ بی۔ ہائی سکول۔ لودھراں ضلع ملتان)

میری بڑی ہمشیرہ ناصرہ بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ نیز میری میری والدہ صاحبہ بھی چند دنوں سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔
(بشیر احمد خان)

قاضی خورشید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ سندھ اچانک تلی اور جگر کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ نیز انہیں کچھ اور بھی پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت و عافیت کی درخواست دعا ہے۔ (سید عبد الاحمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال)

عزیزہ رشیدہ صاحبہ بنت چوہدری محمد سعید صاحب عرصہ ۶ ماہ سے بیمار ہے۔ مریضہ پر تپدق کا حملہ ہے۔ اور لاہور میں علاج کروا رہی ہیں۔ احباب مریضہ کی مکمل صحت اور شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مریضہ جناب نواب محمد دین صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ لاہور)

پتہ مطلوب ہے

مجھے مولوی ذکاء اللہ خان صاحب اور مرزا منور احمد صاحب (جو تقسیم سے قبل ملتان ریلوے کمپنی ماڈل ایسٹ میں ملازم تھے) کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر یہ احباب خود اس اعلان کو پڑھیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ نیز اگر کسی اور صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ بھی مطلع فرما کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔

خاکسار: شیخ عبدالرحمن (سابق گارڈ) لاہور کریسنٹ پبلسٹی سروس۔ شاہ دین بلڈنگ مال روڈ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سندھ تشریف لے گئے

لاہور ۶ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل بروز اتوار (۵ مارچ ۱۹۵۰ء) کراچی میل کے ذریعہ سندھ تشریف لے گئے۔ اپنے آقا کی زیارت سے فیضیاب ہونے کے لئے جماعت احمدیہ لاہور کے احباب سینکڑوں کی تعداد میں اسٹیشن پر موجود تھے۔ حضور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ گاڑی روانہ ہونے تک خدام پروانہ وار بڑھ بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کرتے رہے۔

حضور کے ہمراہ سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے گئی ہیں۔ نیز خدام میں سے میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ایم۔ این سنڈیکیٹ کے منیجر شیخ نور الحق صاحب شعبہ زود نویسی کے انچارج مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل اور عملہ پرائیویٹ سیکرٹری میں سے منشی فتح دین صاحب۔ مبارک محمود صاحب پانی پتی اور اعجاز الرحمن صاحب کو امسال حضور کی معیت میں سندھ جانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور خارجہ اور ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر بھی اسی گاڑی سے کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

حضور نے اپنی عدم موجودگی میں مکرم جناب زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کو ربوہ میں مقامی امیر مقرر فرمایا ہے (سٹاف رپورٹر)

آل پاکستان پولٹیکل سائنس کانفرنس کا افتتاح

لاہور ۶ مارچ کل صبح پنجاب یونیورسٹی ہال میں گورنر پنجاب ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر نے آل پاکستان پولٹیکل سائنس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمانوں کے نزدیک علم سیاسیات اور علم الاخلاق میں گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے۔ اس میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگیوں کے لئے پوری پوری ہدایت موجود ہے۔ اس لئے ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ اسلام کے اصولوں پر جس معاشرہ کی تشکیل کی جائے گی۔ وہی معاشرہ ہماری انفرادی اور اجتماعی ترقی کا صحیح معنوں میں ضامن ہوگا۔ اور ہمارا ملک اسی کے ذریعہ شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکے گا۔ لیکن اس ضمن میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم محض آئین مرتب کر کے کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کئے بغیر یہ توقع رکھنی بے سود ہے۔ کہ باقی دنیا خود بخود ہماری طرف مائل ہو جائے گی۔ انفرادی کردار اور کیریکٹر کی تربیت وہ اصل چیز ہے۔ جس پر کسی آئین کی کما حقہٗ کامیابی کا اصل دارو مدار ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم نہ صرف اسلامی اصولوں کے مطابق نیا آئین مرتب کریں۔ بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے ایسا ماحول پیدا کر دیں کہ جس میں وہ آئین کامیابی کے ساتھ بروئے کار لایا جا سکے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے پولیٹیکل سائنس کے ماہرین کو مشورہ دیا کہ وہ سائنس کے ساتھ علوم دینیہ میں بھی مہارت حاصل کریں۔ تا آئین کی تدوین سے متعلق مسائل پر وہ صحیح معنوں میں قوم و ملک کی رہنمائی کر سکیں۔

مجلس استقبالیہ کے صدر ڈاکٹر عمر حیات ملک کے استقبالیہ خطبہ کے بعد کانفرنس کے صدر مولوی تمیز الدین خان نے خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے فرمایا۔ کہ پاکستان کا قیام تاریخ عالم میں ایک اہم واقعہ ہے جس نے اقوام کے دھارے کو بدل کر رکھ دیا۔ اور اب انشاء اللہ اسلام کی عظمت رفتہ کو واپس لانے کا بھی ذریعہ ثابت ہوگا۔ ابتداء میں کانفرنس کے کنوینر ڈاکٹر محمد عزیز احمد نے جملہ انتظامات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی مساعی جمیلہ اور تعاون کو بہت سراہا۔ کانفرنس دو روز تک مزید جاری رہے گی۔ (نامہ نگار)

بقیہ صفحہ ۳ سے

کی فوقیت ثابت کرے گا اور ان کو غالب کرے گا۔

دوسرے لفظوں میں مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ گویا "جہاد کبیر کا زمانہ ہوگا"۔

ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں مسیح موعود علیہ السلام کے لئے مقدر ہو چکا تھا کہ وہ غلط تصور جہاد کا قلع قمع کرنے کے ساتھ ساتھ جہاد کبیر میں منہمک ہوتے اور جو کام اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا تھا اسکو سر انجام دیتے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ بڑی تحدی کے ساتھ اعلان کرتے کہ جہاد بالسیف کا غلط تصور اب قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ یہ جہاد کبیر کے راستہ میں سخت روک ہے۔ چنانچہ آپ اپنے رسالہ جہاد میں فرماتے ہیں۔

"مگر وہ یاد رکھیں کہ درحقیقت یہ جہاد کا مسئلہ جیسا کہ ان کے دلوں میں ہے صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا پہلا قدم انسانی ہمدردی کا خون کرنا ہے۔ یہ خیال ان کا ہرگز صحیح نہیں ہے۔ کہ جب پہلے زمانہ میں جہاد روا رکھا گیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ کہ اب حرام ہو جائے اس کے ہمارے پاس دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ یہ خیال قیاس مع الفارق ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز کسی پر تلوار نہیں اٹھائی۔ بجز ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے تلوار اٹھائی۔ اور سخت بے رحمی سے بے گناہ اور پرہیز گار مردوں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کیا۔ اور ایسے دردانگیز طریقوں سے مارا کہ اب بھی ان قصوں کو پڑھ کر رونا آتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر فرض بھی کر لیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے۔ تاہم اس زمانہ میں وہ حکم قائم نہیں رہا۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا۔ تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

آخر میں ہم ایک موٹے اصول کا ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ جس کو غلط ملط کرنے کی وجہ سے مخالفین کو آپ کے خلاف قرآنی جہاد کے منسوخ کرنے کا الزام لگانے کا موقعہ ملا۔ وہ اصول یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی اصطلاح کو ایک خاص معنے میں استعمال کرتا ہے۔ اور اس کی وضاحت کر دیتا ہے۔ تو پھر جہاں جہاں وہ اصطلاح استعمال کرے گا۔ اس کی وہی تشریح لینی پڑیگی۔ جو وہ خود کر چکا ہے۔ اس اصول کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں جہاں جہاد کے التوا کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم آپ کی تشریح کے مطابق اس کے معنے سمجھیں۔ آپ جب کبھی بھی یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ کا اشارہ اس غلط تصور جہاد کی طرف ہوتا ہے۔ جو قرآنی نہیں بلکہ امتداد زمانہ کے ساتھ علماء نے غلط طور پر بنایا ہے ÷

لاہور کی نمائش میں پاکستانی مصنوعات کا دلچسپ مطالعہ

لاہور ۶ مارچ:- لاہور کی مشہور فرم چغتائی الیکٹرک سٹور کی دعوت پر ہفتہ کے روز مقامی اخبار نویسوں نے صنعتی نمائش کی بعض نمایاں خصوصیات کا بنظر غائر مطالعہ کیا۔ قیام پاکستان کے بعد پنجاب میں صنعتی لحاظ سے جو ترقی ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ اس چھوٹی سی نمائش سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے آئل انجنوں، مشینوں اور [illegible] سے لے کر چھوٹی سی چھوٹی صنعت کے قابل دید نمونے وہاں موجود ہیں۔ جن کی بناوٹ۔ ساخت اور صفائی دیکھ کر پاکستانی صناعوں کی مہارت پر دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ حکومتی محکموں میں سے زراعت آبپاشی اور پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نے اپنی کارگذاری کو عجیب دلکش ماڈلوں کی شکل میں پیش کیا ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں بالخصوص آبپاشی برقابی اور زرعی ترقی کے منصوبوں کو سہل اور عام فہم طریق پر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آزاد کشمیر اسٹال میں کشمیری مصنوعات کے نہایت اعلیٰ نمونے موجود ہیں۔ چغتائی الیکٹرک اسٹور میں بعض مہاجر دستکاروں کے بنائے ہوئے ٹیبل لیمپ اور اسی قسم کی دوسری چیزیں ہر زائر کی خاص توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھیں۔ اور کیوں نہ ہوتیں جب کہ ان پر کم خرچ اور بالانشین کی مثل صادق آ رہی تھی۔ (نامہ نگار)

کمیونسٹ چین کے صدر اور وزیر خارجہ روس سے پیکنگ واپس پہنچ گئے

لنڈن ۶ مارچ:- چین کی عوامی حکومت کے صدر ماؤزے تنگ اور وزیر خارجہ چو ان لائی ۴ مارچ کو روس سے پیکنگ پہنچ گئے۔ ماسکو کے دوران قیام میں دونوں نے روس سے ایک تیس سالہ دوستی کے معاہدہ پر دستخط کئے۔

ماؤزے تنگ دسمبر ۱۹۴۹ء کے وسط میں ماسکو پہنچے تھے۔ اور چند ہی ہفتوں کے بعد ان کے وزیر خارجہ مسٹر چو ان لائی بھی وہاں جا پہنچے۔ کیونکہ روس اور چین کے درمیان باہمی دوستی کا معاہدہ طے پایا تھا۔ اور چین کی طرف سے اسکے وزیر خارجہ چو ان لائی اور روس کی طرف سے اس کے وزیر خارجہ مسٹر وشنسکی نے معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔

مجھے ہندوستان سے باہر رہنے کی اجازت دی جائے

حیدرآباد (دکن) ۶ مارچ:- نظام دکن کے چھوٹے شہزادہ معظم جاہ نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ انہیں ہندوستان سے باہر رہائش اختیار کرنے کی اجازت دی جائے

علی گڑھ کا فرقہ وارانہ فساد

علی گڑھ ۶ مارچ:- کل ہولی کے موقع پر علی گڑھ میں جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ اس میں چار اشخاص ہلاک اور کئی مجروح ہوئے پولیس نے کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ یہ فساد ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق پر رنگ پھینکنے کا نتیجہ تھا۔